126444 ـ خلع طلاق شمار نہیں ہوتا چاہیے طلاق کے الفاظ میں ہو

سوال

میرا سوال خلع کے متعلق ہے، میں نے ایك عالم دین اور دو گواہوں کے سامنے اپنے خاوند سے خلع لیا ہے، اور چھ ماہ کے بعد ہم نے فیصلہ کیا کہ دوبارہ نیا نکاح کر لیں، دو برس کے بعد میں نے دوبارہ خلع حاصل کر لیا، اس کے بعد میرے خاوند نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ میرے ساتھ بہتر معاملہ سے پیش آئیگا اور ہمارے لیے ایك دوسرے کا آپس میں مل جانا ضروری ہے کیونکہ ہمارا بچہ بھی ہے.
میرا سوال یہ ہے کہ: کیا خلع طلاق شمار ہوتا ہے، اور کیا اس کامعنی یہ ہوا کہ اب میرے لیے ایك طلاق باقی بچی ہے ؟
اور کیا ہم ایك بار ایك دوسرے سے دوبارہ مل سکتے ہیں اور اس کا طریقہ کیا ہو گا کیا نیا نکاح کیا جائیگا؟
برائے مہربانی اس کی وضاحت کریں، اور اگر آپ کچھ اور معلوم کرنا چاہیں تو بھی مجھے بتائیں تا کہ میں وہ بھی آپ کے علم میں لا سکوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

راجح قول یہی ہے کہ خلع طلاق شمار نہیں ہوتی چاہیے وہ طلاق کے الفاظ میں ہی ہو، اس کی تفصیل ذیل میں پیش کی جاتی ہے:

1 ـ جب خلع طلاق کے الفاظ میں نہ ہو اور نہ ہی اس سے طلاق کی نیت کی گئی ہو تو اہلم علم کی ایك جماعت کے ہاں یہ فسخ نکاح ہے، اور قدیم مذہب میں امام شافعی کا یہی قول ہے اور حنابلہ کا بھی مسلك یہی ہے، اس کے فسخ ہونے کی بنا پر اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا، اس لیے جس نے بھی اپنی بیوی سے دو بار خلع کر لیا تو اسے نیا نکاح کر کے رجوع کا حق حاصل ہے اور وہ طلاق شمار نہیں ہو گی.

اس کی مثال یہ ہے کہ: خاوند بیوی کو کہے میں نے اتنی رقم کے عوض تجھ سے خلع کیا، یا اتنے مال پر میں نے نکاح فسخ کیا.

2 ـ لیکن اگر خلع طلاق کے الفاظ کے ساتھ ہو مثلا میں نے اپنی بیوی کو اتنے مال کے عوض میں طلاق دی تو جمہور اہل علم کے قول میں یہ طلاق شمار ہوگی "

دیکھیں: الموسوعة الفقھیة (19 / 237).

اور بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ بھی فسخ نکاح ہی ہوگا، اور اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا، یہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے ہی اختیار کیا اور کہا ہے:

یہ قدماء صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور امام احمد رحمہ اللہ سے بیان کردہ ہے "

دیکھیں: الانصاف (8 / 393).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لیکن راجح قول یہ ہے کہ: یہ (یعنی خلع) طلاق نہیں چاہیے یہ خلع صریح طلاق کے الفاظ سے واقع ہو، اس کی دلیل قرآن مجید کی آیت ہے فرمان باری تعالی ہے:

یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں پھر یا تو اچھائی سے روکنا یا پھر عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے البقرۃ (229).

یعنی دونوں بار یا تو اسے رکھیں یا پھر چھوڑ دیں یہ معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے.

اس کے بعد فرمایا:

اور تمہیں حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو، اس لیے اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گےتو عورت رہائی پائے کے لیے کچھ دے ڈالے، اس میں ان دونوں پر گناہ نہیں یہ اللہ کی حدود ہیں خبردار ان سے آگے مت نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدود سے تجاوز کر جائیں وہ ظالم ہیں البقرۃ (229).

تو یہ تفریق فدیہ شمار ہو گی پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا:

پھر اگر اس کو (تیسری) طلاق دے دے تو اب اس کے لیے حلال نہیں جب تك کہ وہ عورت اس کے سوا دوسرے سے نکاح نہ کرے البقرۃ (230).

اس لیے اگر ہم خلع کو طلاق شمار کریں تو فرمان باری تعالی: " اگر وہ اسے طلاق دے دے " یہ چوتھی طلاق ہوگی، اور یہ اجماع کے خلاف ہے، اس لیے فرمان باری تعالی: اگر اس نے اسے طلاق دے دی یعنی تیسری طلاق تو " اس کے لیے حلال نہیں جب تك وہ عورت کسی دوسرے سے نکاح نہ کر لے "

اس آیت سے دلالت واضح ہے، اسی لیے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا کہنا ہے: ہر وہ تفریق جس میں عوض و

معاوضہ ہو وہ خلع ہے طلاق نہیں، چاہے وہ طلاق كے الفاظ سے ہی ہو، اور راجح قول بھی یہی ہے " انتہی

دیكھیں: الشرح الممتع (12 / 467 ـ 470).

اور شیخ رحمہ اللہ كا كہنا ہے:

" چنانچہ ہر وہ لفظ جو معاوضہ كے ساتھ تفریق پر دلالت كرتا ہو وہ خلع ہے چاہے وہ طلاق كے الفاظ سے ہی ہو، مثلا خاوند كہے میں نے اپنی بیوی كو ایك ہزار ریال كے عوض طلاق دی، تو ہم كہیں گے یہ خلع ہے، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے:

ہر وہ جس میں معاوضہ ہو وہ طلاق نہیں "

امام احمد كے بیٹے عبد اللہ كہتے ہیں:

میرے والد صاحب خلع میں وہی رائے ركھتے جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ كی رائے تھی، یعنی یہ فسخ نكاح ہے چاہے كسی بھی لفظ میں ہو، اور اسے طلاق شمار نہیں كیا جائیگا.

اس پر ایك اہم مسئلہ مرتب ہوتا ہے:

اگر كوئی انسان اپنی بیوی كو دو بار علیحدہ علیحدہ طلاق دے اور پھر طلاق كے الفاظ كے ساتھ خلع واقع ہو جائے تو طلاق كے الفاظ سے خلع كو طلاق شمار كرنے والوں كے ہاں یہ عورت تین طلاق والی یعنی بائنہ ہو جائیگی، اور اس كے لیے اس وقت تك حلال نہیں ہو گی جب تك وہ كسی دوسرے سے نكاح نہیں كر لیتی.

لیكن جو علماء خلع كو طلاق شمار نہیں كرتے چاہے وہ طلاق كے الفاظ میں ہی ہوا ہو تو یہ عورت اس كے لیے نئے نكاح كے ساتھ حلال ہوگی حتی كہ عدت میں بھی نكاح كر سكتی ہے، اور راجح بھی یہی ہے.

لیكن اس كے ساتھ ساتھ ہم خلع كرنے والوں كو یہ نصیحت كرتے ہیں كہ وہ یہ نہ كہیں كہ میں نے اپنی بیوی كو اتنی رقم كے عوض طلاق دی، بلكہ وہ كہیں میں نے اپنی بیوی سے اتنی رقم كے عوض خلع كیا؛ كیونكہ ہمارے ہاں اكثر قاضی اور میرے خیال میں ہمارے علاوہ بھی یہی رائے ركھتے ہیں كہ یہ خلع اگر طلاق كے الفاظ كے ساتھ ہو تو یہ طلاق ہوگی.

تو اس طرح عورت كو نقصان اور ضرر ہوگا، اگر اسے آخری طلاق تھی وہ بائن ہو جائیگی، اور اگر آخری نہ تھی تو اسے طلاق شمار كر لیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 450).

اس بنا پر اگر آپ اپنی بیوی سے رجوع کرنا چاہتے ہیں تو پھر نیا نکاح ضروری ہے، اور آپ دونوں پر طلاق شمار نہیں کی جائیگی.

واللہ اعلم .